Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ، ۱۱ صلح ۱۳۵۱ھش، ۱۱ جنوری ۱۹۷۲ء | نمبر ۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صبر جیسی کوئی شئے نہیں، خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے

صبر بھی ایک عبادت ہے، اس کے بدلہ میں وہ انعام ملے گا جس کا کوئی حساب نہیں ہے

"اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ ۱۳ برس دکھ اٹھائے۔ تم لوگوں کو اُس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں مگر آپ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا ہی نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ اُن کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت کے صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جو شخص دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ صبر بھی ایک عبادت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی اُن پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادات کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے، تو جب اُسے دکھ پہ دکھ پہنچتا ہے تو آخر کار حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شئے نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۳۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ۔ ۱۰ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹ صلح کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ۔ ۱۰ صلح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

---

۶ صلح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر مکرم خواجہ نسیم احمد صاحب آف کراچی کا نکاح مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم محمد اسرائیل احمد صاحب آف اسلام آباد سے پڑھا۔ اور حضور نے اس رشتہ کے فریقین اور احمدیت کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۷۱ء کو میری بیٹی محمودہ شاہدہ کو بمقام گلاسگو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود میرے چچا زاد بھائی عزیزم چوہدری منور احمد صاحب نمّی کا بیٹا ہے اور چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والا اور خادمِ دین بنائے، عمر والا اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(عبدالرحمٰن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

فوری جائزہ کی ضرورت

عہدیداران اطفال و ناصرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیں کہ اُن کا چندہ وقفِ جدید مکمل طور پر وصول ہو کر مرکز میں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ "وقفِ جدید" کا سال ۳۱/۱۲ کو ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے کوئی بھی وصول شدہ رقم مقامی جماعت میں پڑی نہیں رہنی چاہیئے۔ کوئی مجلس مقابلہ میں محض اس وجہ سے پیچھے نہ رہ جائے کہ اُس نے اپنی وصول شدہ رقم وقت پر مرکز میں نہ بھجوائی ہو۔

موجودہ ملکی حالات کے باعث وقفِ جدید کو اس وقت انکی خصوصی توجہ درکار ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ر صلح ۱۳۵۱ ہش

بھارت کو اُس کے دانشوروں کا انتباہ

گزشتہ شمارہ میں ہم نے قرآنِ مجید کی رُو سے واضح کیا تھا کہ جب ایک قوم دُوسری قوم کو جارحیت اور ظلم و ستم کا نشانہ بناتی ہے تو مظلوم قوم ہی کو ابتلاء اور آزمائش میں سے نہیں گزرنا پڑتا بلکہ ظالم قوم کا ظلم خود اُس کے لئے ایک بہت بڑی آزمائش کا موجب بن جاتا ہے۔ مظلوم قوم کو جو آزمائش درپیش ہوتی ہے اگر وہ صبر و استقامت اور ہمت و استقلال کا مظاہرہ کرے تو وہ بالآخر اُس آزمائش میں سے سرخرو ہو کر نکلتی ہے لیکن ظالم قوم کو جس آزمائش سے دوچار ہونا پڑتا ہے وہ اسے لے ڈوبتی ہے اور بالآخر اسے تباہ و برباد کرکے رکھ دیتی ہے۔

اِس ضمن میں ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ بھارت نے مشرقی پاکستان پر فوجی قبضہ کرنے میں جس سفاکانہ جارحیت اور ظلم و استبداد کا انتہائی شرمناک مظاہرہ کیا ہے اُس نے خود اُس کو ایک مہیب آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے آگے چل کر یہ جارحیت اُس کے لئے بہت مہنگی ثابت ہوگی۔ خود اُس کے بعض دانشوروں نے اِس جارحیت کے عبرتناک انجام سے خبردار کرکے اُسے اِس سے باز رہنے کا مشورہ دیا تھا۔ اُس نے اِس مشورہ کو درخورِ اعتناء نہ سمجھتے ہوئے جارحیت کا ارتکاب کیا۔ چنانچہ اب اُس کے لئے یہ جارحیت بلائے جان ثابت ہوئے بغیر نہ رہے گی۔

اُن بھارتی دانشوروں میں جنہوں نے بھارت کو جارحیت کی راہ اختیار نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا بھارتی افواج کے سابق کمانڈر انچیف جنرل کری اپا، ایک مشہور دانشور مسٹر نراد چودھری، انسٹی ٹیوٹ آف پبلک افیئرز انڈیا کے صدر آر۔ پی۔ کپور آئی سی ایس (ریٹائرڈ)، اور بھارت کے سابق گورنر جنرل سی۔ راجگوپال اچاری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جنرل کری اپا نے چنڈی گڑھ سے شائع ہونیوالے اخبار "ٹربیون" کے ۴ راگست ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا:۔

"یہ بڑی حیرت کی بات ہے کہ بعض بہت اونچے پایہ کے لیڈر بھی خطرناک نتائج سے اغماض کرتے ہوئے بنگلہ دیش حکومت کو تسلیم کرنے پر زور دے رہے ہیں۔ ایسے لوگ مشرقی پاکستان میں جمہوری حکومت قائم کرنے کی خاطر کھلے بندوں اِس امر کا پرچار کر رہے ہیں کہ بھارت کو پاکستان پر چڑھائی کر دینی چاہیئے۔ میں ایسے لوگوں کی ذہنیت کو سمجھنے سے قاصر ہوں جو جنگوں کے مضمرات اور نتائج و عواقب سے یکسر نابلند ہیں۔ ایسی جنگ، خدا معاف کرے، ہمارے ملک کی معاشی حالت کو یقیناً تباہ و برباد کرکے رکھ دے گی۔

کیا وہ مشرقی پاکستان کے آزادی پسند عناصر کے جمہوری حقوق کی خاطر بھارت کے ۵۵ کروڑ باشندوں کی خوشحالی کو داؤ پر لگا دینا اور اسے قربان کر دینا چاہتے ہیں؟

. . . ہمیں اِس قسم کی باتیں کرنے کا آخر کیا حق ہے؟ پاکستان ایک آزاد ملک ہے اور یہ اپنے ہمسایہ ملک پاکستان کے اندرونی معاملات میں صریح مداخلت ہے اور پھر یہ "پنچ شیلا" جس کے ہم بہت راگ الاپتے ہیں کی رُوح کے بھی منافی ہے۔ میں حیران ہوں کتنے ہیں جنہیں اِس امر کا احساس ہے کہ "بنگلہ دیش" کو تسلیم کرنے کا خود ہمارے ملک پر کتنی شدید نوعیت کا اُلٹا اثر پڑ سکتا ہے۔ اِس کے نتیجہ میں آگے چل کر ہمارے اپنے ملک کا اتحاد بھی پارہ پارہ ہو سکتا ہے۔ بگاڑ اوّل اُسوقت پیدا ہوا جب لسانی پردیشوں کی تشکیل عمل میں آئی۔ ملک بھر میں ہر شخص اِس حقیقت سے آگاہ ہے کہ خود ہمارے ملک میں ایسے علاقے موجود ہیں جو حکومت کے لئے دردِ سر بنے ہوئے ہیں اور ان علاقوں میں ہی ہمیں اُلٹے لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔"

اور مسٹر نراد چودھری نے کلکتہ کے اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" کی ۲۶ رمئی ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں اپنے ایک طویل مضمون کے دوران لکھا تھا:۔

"مختصراً یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی اندرونی مشکلات سے سیاسی فائدہ اُٹھانے کی کوشش میں بھارت کو اُلٹا نقصان اُٹھانا پڑے گا اور یہ نقصان اُٹھانا بھی پڑے گا ایسے رنگ میں کہ جو دُنیا کے لئے قابلِ دید ہوگا۔"

اِسی طرح مسٹر آر۔ پی۔ کپور نے اپنے ایک مضمون میں قیامِ پاکستان کے متعلق ہندوؤں کے نقطۂ نظر اور احساسات کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا:۔

"افلاطونی انداز میں ہم اپنی پارسائی کا کتنا ہی دم کیوں نہ بھریں (ہمارے نزدیک) یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ پاکستان ہم سے چھین کر بنایا گیا اور جس بنیاد پر یہ بنا یعنی دو قومی نظریہ وہ ہمارے لئے کبھی بھی قابلِ قبول نہیں ہو سکا۔ اب اگر کوئی بات ایسی رُونما ہو جس سے اِس نظریہ کا بوداپن ظاہر ہو سکے تو وہ ہمارے لئے نفسیاتی تسکین کا موجب ہوتی ہے۔ قریب قریب یہی حال ہماری قومی نفسیات کا۔ اِس پس منظر میں ایک ایسے واقعہ پر جو ہمارے خیال کے مطابق پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا موجب ہو سکتا ہے ہماری طرف سے فوری ردِّ عمل کا اظہار ہوا ہے۔ لیکن ہمارے قومی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ ہم مسائل کا جذباتی رنگ میں نہیں بلکہ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ تجزیہ کریں۔ "بنگلہ دیش" اپنے ساتھ مغربی بنگال کو بھی لے ڈوبے گا۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو مغربی بنگال کی علیحدگی کا عمل ہماری آنکھوں کے سامنے شروع ہو چکا ہے۔ "بنگلہ دیش" کی پیدائش تو ابھی دُور کی بات ہے۔ مغربی بنگال ابھی سے ہمارے ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔"

اور مسٹر سی راجگوپال اچاری نے "بنگلہ دیش" کے قیام کی خاطر پاکستان پر چڑھائی کرنے کی غلطی سے خبردار کرتے ہوئے ۸ ر اگست ۱۹۷۱ء کے "سوراجیہ" میں لکھا:۔

"سیاسی حقوق نہ دینے کی وجہ سے رُونما ہونے والی عارضی گڑبڑ پر بھارت کو کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے اور نہ اسے اپنے اندازوں کی رُو سے اِس خوش فہمی میں مبتلا ہونا چاہیئے کہ اِس طرح (اہلِ مشرقی پاکستان کی) مذہبی وابستگی ختم ہو جائے گی۔ مسلمانوں کی مذہبی وابستگی اپنی ذات میں ایک زبردست قوّت ہے۔ سیاسی ناانصافی کے زیرِ اثر وقتی انحراف کے باوجود یہ قوّت پھر عود کر آئیگی۔"

بھارتی حکومت نے خود اپنے اِن دانشوروں کے انتباہوں اور مشوروں پر کان نہیں دھرا اور پاکستان پر حملہ کرکے مشرقی پاکستان پر قابض ہونے کی حماقت سے وہ باز نہ رہی۔ اب اِس ظلم کی پاداش سے بھارت بچ نہیں سکتا۔ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اسے کالعدم کرنے کے خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوں گے البتہ اسکے نتیجہ میں جیساکہ خود بھارتی دانشوروں نے خبردار کیا ہے بھارت خود ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہ جائیگا۔ پاکستان کے لئے جو اُس نے کنواں کھودنا چاہا ہے اُس میں بھارت کا خود گر کر تباہ ہونا یقینی ہے۔ مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کی اسلام کے ساتھ وابستگی بہت گہری ہے۔ وقت آئیگا کہ بھارتی پراپیگنڈا سے متاثر ہو کر علیحدگی کا مطالبہ کرنے والے عناصر میں بھی اسلامی جذبہ اُبھرے گا اور بڑی شدّت کے ساتھ اُبھرے گا اور وہ اپنی غلطی اور اسکے نتیجہ میں حاصل ہونے والی بھارتی غلامی کا احساس کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کے ساتھ پھر آملیں گے۔ برخلاف اِسکے بھارت کی مصنوعی سالمیت جسے اندر ہی اندر گھن لگ چکا ہے پارہ پارہ ہو جائیگی اور اِس طرح بھارتی دانشوروں کے خدشات جن سے انہوں نے اپنی حکومت کو بروقت خبردار کر دیا تھا درست ثابت ہوئے بغیر نہ رہیں گے۔

دَوا بھی ملی ہے دُعا بھی ملی ہے

دَوا بھی ملی ہے دُعا بھی ملی ہے — خُدا کے کرم سے شفا بھی ملی ہے
محبّت میں پائی ہے راحت بھی ہمنے — محبّت کی ہم کو سزا بھی ملی ہے
یہاں رُوح افزا ہے ماحول پایا — یہاں پاک آب و ہَوا بھی ملی ہے
یہ بستی ہے بستیِ مسیحُ الزّماں کی — یہاں جُوئے آبِ بقا بھی ملی ہے

یہیں عشق کی اِبتدا بھی ہُوئی تھی
یہیں عشق کی اِنتہا بھی ملی ہے

نعیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۱۰

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی
اہم دینی مصروفیات

(ماہ فتح ۱۳۵۰ ہش)

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

بدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے جو چوٹیں آئی تھیں حضور اُن سے بکلی صحتیاب ہو چکے ہیں اور اب نماز پڑھانے کے لئے مسجد مبارک میں عموماً تشریف لاتے ہیں فالحمد للہ علی ذالک۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زندگی بھی عجیب مصروفیات کا مرقع ہے نہ کوئی چھٹی اور نہ کسی دن دینی کاموں سے فراغت یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ جس نے حضور کے تھوڑے وقت بھی اس طور پر کر دیا ہے کہ اس میں تمام کام انجام پا جاتے ہیں ورنہ جتنا کام حضور کو کرنا پڑتا ہے وہ ہرگز کسی عام آدمی سے اتنے وقت میں کرنا ممکن نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا تھا کہ

انت الشیخ المسیح الذی
لا یضاع وقتہ۔ (تذکرہ)

یعنی تمہارا وقت ضائع نہیں ہونے دیا جائے گا اور تھوڑے وقت میں آپ زیادہ سے زیادہ کام کر سکیں گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اس الہام کے مصداق ہیں مثال کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ماہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں ۳۷۰۵ خطوط ملاحظہ فرمائے یعنی قریباً ۱۲۰ خطوط روزانہ۔ اور ان خطوط کے جوابات لکھوائے۔

علاوہ ازیں سلسلہ کے ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید وغیرہ سے ۲۴۴ خطوط حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے جن کے متعلق حضور نے فیصلہ جات فرمائے۔

اسی طرح حضور نے عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۸۰۶ خطوط پر دستخط فرمائے (قریباً ۹۱ خطوط روزانہ) پھر حضور نے اس عرصہ میں سینکڑوں افراد جماعت کو شرف ملاقات بخشا۔ ان کی مشکلات کے ازالہ کے سلسلہ میں انفرادی طور پر جملہ احباب کو مشورہ سے نوازا خطبات جمعہ اور نکاح وغیرہ اسکے علاوہ ہیں۔

زیر تعمیر مسجد اقصیٰ و کالج نیو کیمپس کا معائنہ

۳۰ تاریخ (دسمبر) کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ کا معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر حضور کے ہمراہ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تھے مسجد کی تعمیر کے انچارج مکرم و محترم بریگیڈیر اقبال شمیم صاحب نے حضور اقدس کا استقبال کیا حضور نے موقع پر ہدایات جاری فرمائیں اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تعمیر کے کام کا معائنہ فرمایا

اسی دن حضور اقدس کالج کے نیو کیمپس کے معائنہ کیلئے بھی تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب اور مکرم و محترم نصیر احمد خان صاحب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے اور زیر تعمیر حصہ کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے انجنیئر صاحب کو فرمایا کہ آپ اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ عمارت کی تزئین و آرائش پر زیادہ خرچ نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ افادیت (Efficiency) حاصل ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت غریب ہے اور وہ یہ afford نہیں کر سکتی کہ عمارات کی تزئین و آرائش پر بلا وجہ اخراجات کئے جائیں حضور نے فرمایا کہ تعلیم الاسلام کالج کی تعمیر اتنی کم رقم میں ہوئی ہے کہ کسی انجنیئر کو جس نے باہر کام کیا ہو یقین ہی نہیں آتا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ علاوہ سخت نگرانی کے بلا ضرورت تزئین و آرائش سے اجتناب کیا گیا ہے

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کی ترویج و اشاعت

حضور اقدس کے حکم سے حال ہی میں پاکٹ سائز قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے اور جس کی قیمت صرف تین روپے رکھی گئی ہے اس کے متعلق فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ اگلے تین سال میں کم از کم ایک ملین کی تعداد میں اس کو شائع کیا جائے اور دنیا بھر کے مشہور ہوٹلوں میں اسکو رکھوانے کا بندوبست کیا جائے۔ اسی واسطے اس کو لاگت پر فروخت کیا جا رہا ہے اور ہرگز کوئی منافع نہیں لیا جا رہا۔ فرمایا میرا ارادہ یہ بھی ہے کہ عنقریب لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم بلا ترجمہ بھی شائع کرا دوں تاکہ ہر احمدی بچے کے پاس قرآن کریم کا اپنا نسخہ ہو۔

زمینوں پر تشریف لے جانا

۲ جنوری ۱۹۷۲ء (بروز اتوار)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی زمینوں پر تشریف لے گئے اور دوپہر تک وہیں قیام فرمایا۔ اس موقع پر فرمایا کہ جب میں نے اس زمین کا ٹھیکہ گورنمنٹ سے حاصل کیا تو بعض مشکلات کا سامنا ہوا میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ مشکلات دُور کر دے ایک رات جب کہ میں سونے سے قبل حسب معمول مسواک کرنے غسلخانے جانے کے لئے اٹھا تو پیچھے سے آواز آئی کہ "حضور مبارک ہو"۔ میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو کوئی بھی نہ تھا۔ ویسے بھی دروازے بند تھے۔ میں نے اس سے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت آئے گی۔ خواہ عارضی طور پر مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑے اور پھر تو میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات بارش کی طرح آتے مشاہدہ کیں۔ فالحمد للہ

صحیح تعبیر کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے

فرمایا تعبیروں کی دُنیا بھی عجیب ہے ہمیں اپنے خوابوں کی تعبیروں پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ صحیح تعبیر کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ بہت سے لوگوں کو اسبات سے ٹھوکر لگ جاتی ہے کہ وہ اپنی یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا حضور کے خلفاء کی خوابوں کی خود ہی تعبیر کر کے اس پر سختی سے قائم ہو جاتے ہیں۔ اور جب ان کی حسب منشاء تعبیر پوری نہیں ہوتی تو ان کو ٹھوکر لگ جاتی ہے۔ خوابیں بہرحال تعبیر طلب ہوتی ہیں اسلئے تعبیروں کے معاملہ میں ہمیں دخل نہیں دینا چاہیئے۔

ایک افریقن احمدی دوست کی ملاقات

امریکہ کے ایک احمدی دوست جو نائیجیریا میں آباد ہیں مع اہل و عیال حضور اقدس کی ملاقات کے لئے آئے حضور نے ان کو اور ان کے بچوں کو چاندی کی "الیس اللہ بکاف عبدہ" کی انگوٹھیاں اور حضرت بیگم صاحبہ نے انکی اہلیہ کو سونے کی "الیس اللہ بکاف عبدہ" والی انگوٹھی بطور تحفہ عنایت فرمائی

غلبۂ اسلام کی خوشخبری

حضور نے ان سے بات چیت کرتے ہوئے فرمایا کہ اب اسلام کی ترقی کا سورج طلوع ہو چکا ہے اور بہت جلد ان شاء اللہ اسلام دنیا بھر میں غالب ہوگا۔ عیسائیت کو شکست ہو چکی ہے اور یورپ میں عوام چرچ سے بیزار ہوتے جاتے ہیں۔

امریکن دوست نے بتایا کہ ملکۂ انگلستان کی جو ملاقات حال ہی میں پوپ سے ہوئی ہے۔ وہ مذہبی حلقوں میں خاصی اہمیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا اگر یہ سب بھی متحد ہو جائیں۔ تب بھی فتح انشاء اللہ اسلام کی ہوگی۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے۔ ان کا اس طرح اکٹھے ہونا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو اسلام کی یلغار سے خوف لاحق ہو چکا ہے۔ امریکن دوست نے قرآن کریم مترجم پاکٹ بک سائز کے اتنے ارزاں نرخ پر شائع کروا کر فروخت کروانے پر حضور اقدس کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ درخواست بھی کی کہ اس کو ہزاروں کی تعداد میں امریکہ بھی بھجوایا جائے۔ وہاں کے لوگ خصوصاً حق کے متلاشی ہیں۔ وہ اس کو ایک قیمتی تحفہ سمجھ کر خرید لیں گے۔ اور پھر حضور اقدس نے خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ امریکہ احمدیہ مشن کو اس سلسلہ میں فوری طور پر لکھا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر حبیب اللہ شاہ صاحب کا ذکرِ خیر

(از ملک شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ وہاڑی ضلع ملتان)

میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی تھے اور تقسیم ملک سے قبل بطور سپرنٹنڈنٹ جیل ملک کی مختلف جیلوں میں تعینات رہے۔ سید صاحب مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے اور احمدیت کی بدولت آپ اس قدر اوصافِ حمیدہ سے متصف تھے کہ کوئی شخص بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔

جماعت احمدیہ کے افراد شاہ صاحب کو حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کا چھوٹا بھائی ہونے کی حیثیت سے جانتے ہیں۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادرِ نسبتی ہونے کے باعث بھی اکثر احباب آپ کے حالات سے آگاہی رکھتے ہیں اور آپکا ذکرِ خیر آپ کی خوبیوں کے طفیل بہت اچھے رنگ میں کیا جاتا ہے۔ اپنے تو تعلّق خاطر کی وجہ سے تعریف کرتے ہی ہیں۔ مگر اصل تعریف وہ ہے جو مخالف کی زبان یا قلم سے بیان ہو۔

پچھلے دنوں شورش کاشمیری صاحب کی تازہ تصنیف "پسِ دیوارِ زنداں" نظر سے گذری۔ جس میں شورش کاشمیری صاحب نے تقسیم ملک سے قبل کے ایامِ اسیری کے واقعات قلمبند کئے ہیں۔ سنٹرل جیل لاہور میں قید کے دوران اِس جیل کے سپرنٹنڈنٹ سید حبیب اللہ شاہ صاحب مرحوم تھے۔ متذکرہ کتاب میں مصنّف نے کئی جگہوں پر شاہ صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر نہایت عقیدت سے کیا ہے۔ جس میں شاہ صاحب مرحوم کے کردار کے نہایت خوبصورت پہلو اجاگر ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؓ کا ذکر "دو سید" کے عنوان سے اس طرح کرتے ہیں:۔

"سید امیر شاہ جیلر تھے اور میجر حبیب اللہ شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ دونوں خاص خوبیوں کے مالک تھے۔

...... مجھے یہاں تشدّد و انتقام کے سبھی مرحلوں سے گزار کر لایا گیا تھا۔ اور اب مجھ پر کوئی سا تجربہ کرنا باقی نہ رہا تھا۔ میجر حبیب اللہ شاہ صاحب کا سلوک بہرحال شریفانہ تھا۔ لطف کی بات یہ ہے کہ وہ پکّے قادیانی تھے۔ اُن کی ہمشیرہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے عقد میں تھیں۔ قادیان کے ناظر امورِ عامہ سید زین العابدین ولی اللہ اُن کے بڑے بھائی تھے۔ اُنہیں یہ بھی علم تھا کہ میں آل انڈیا مجلس احرار کا جنرل سیکرٹری ہوں۔ اور احرار قادیانیوں کے حریف ہیں بلکہ دونوں میں انتہائی عداوت ہے۔ میجر حبیب اللہ شاہ صاحب نے اشارۃً بھی اِس کا احساس نہ ہونے دیا۔ اُنہوں نے اخلاق و شرافت کی انتہا کر دی۔ پہلے دن دفتر میں اِس خوش دلی اور کشادہ قلبی سے ملے۔ گویا مدۃ العمر کے آشنا ہیں۔ اُنہوں نے مجھے بیماروں میں رکھا۔ اور اچھی سے اچھی دوا و غذا دینا شروع کی۔ نتیجۃً میری صحت کے بال و پر پیدا ہو گئے۔ اور مَیں چند ہفتوں میں ہی تندرستی کی راہ پر آگیا۔ وہ بڑے جسور، انتہائی حلیم بے حد خلیق اور غایت درجہ دیانتدار افسر تھے۔ ان کے پہلو میں یقیناً ایک انسان کا دل تھا۔ انکی بہت سی خوبیوں نے اُنہیں سیاسی قیدیوں میں مقبول و محترم بنا دیا تھا۔"

(پسِ دیوارِ زنداں صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

ایک اور جگہ "حبیب اللہ شاہ اور ہینڈرسن" کے عنوان سے شورش کاشمیری صاحب رقمطراز ہیں کہ:۔

"ایک دن میجر حبیب اللہ شاہ صاحب نے مجھے یاد کیا۔ اُن کے دفتر میں گیا۔ تو ہوم سیکرٹری کا ایک خط دکھایا جس میں سردار گوپال سنگھ قومی کے جھٹکے کا ذکر تھا۔ اور اسی امر کی ہدایت کی تھی کہ اذان دینے سے ٹیررسٹ وارڈ کے قیدیوں میں جو بدمزگی پیدا ہوتی ہے اُس پر قابو پایا جائے۔ انگریزی دوغلہ زبان ہے۔ ایک ہی لفظ کے کئی مفہوم ہوتے ہیں۔ میں نے اور میجر حبیب اللہ شاہ صاحب نے جو مفہوم اخذ کیا وہ یہ تھا کہ اذان دینے کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ بہرحال یہ خط داخلِ دفتر ہو گیا۔ میجر صاحب نے کوئی توجہ نہ کی، نہ ہم نے غور کیا۔ لاہور کا ڈپٹی کمشنر ہینڈرسن تھا۔ اُس نے ایک دن اُس سوال پر کوئی ناگوار بات کی۔ میجر صاحب کو غصہ آگیا۔ ہینڈرسن کو فوراً ٹوکا۔ "آپ اذان یا قرآن کے بارے میں مختار ہیں میں نہیں روک سکتا۔" میجر صاحب ہینڈرسن سے اُلجھ پڑے۔ ایک دفعہ پہلے بھی ہینڈرسن نے حضورؐ کا نام بے ادبی سے لیا۔ تو اُس سے اُلجھے تھے۔ تمام جیل میں اُن کی اِس حمیّت کا چرچا تھا۔" (صفحہ ۳۰۹ و ۳۱۰)

آگے چل کر شاہ صاحب کے حسنِ سلوک اور شفقت کا ذکر ایک واقعہ کی صورت میں بیان کرتے ہوئے "چار دیواری سے باہر" کے عنوان میں لکھتے ہیں:۔

"آئیے کچھ دیر سیاسی چوپال سے نکلیں۔ کوئے جاناں میں چلیں اور سوچیں کس حال میں ہیں یارانِ وطن۔ جن بیٹوں کو ہم بچہ چھوڑ آئے تھے۔ وہ اب قد آور ہو گئے تھے۔ جن بیٹیوں کا بیاہ نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنے گھروں میں آباد ہو چکی تھیں۔ اور بعض کئی کئی بچوں کی ماں تھیں۔ کھلی فضا کے تصوّر سے کبھی کبھار دل میں ہُوک سی اُٹھتی۔ اکثر چہرے نگاہوں کے سامنے گھومنے لگتے۔

ایک دن شاہ صاحب نے پوچھا۔

"کے سال سے باہر نہیں گئے ہو"

"یہ چوتھا سال ہے"

"تو پھر باہر کی سیر کا انتظام ہونا چاہیئے"

"جو آپ کی مرضی ہو"

"مُنہ کھولو! تمہارے دانت خراب ہیں! نزلہ بھی رہتا ہے۔ میں آج ہی چٹھی کو لکھتا ہوں۔ اِس بہانہ سے سیر ہو جائے گی"

کوئی ہفتہ عشرہ بعد مَیں دانتوں کے لئے ڈینٹل ہسپتال اور نزلہ کے لئے میو ہسپتال کی اجازت ہو گئی۔ ڈینٹل ہسپتال جیل کے دوسرے سرے پر واقع ہے، شاہی مسجد کے قریب۔ میو ہسپتال شہر کے وسط میں ہے۔ تقریباً پندرہ دفعہ ڈینٹل ہسپتال جانا پڑا۔ دانت صاف کروائے، کھوڑوں میں چاندی بھروائی۔ میو ہسپتال میں ڈاکٹر بشیر کے زیرِ علاج رہا۔ انہوں نے ناک میں فصد لگایا۔ نتیجۃً گندہ خون اور پیپ بہہ گئی۔ یہ تھا علاج یا لاہور کی سیر و سیاحت کا ایک ذریعہ"

(صفحہ ۳۴۸ و ۳۴۹)

درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم اور جماعتی تربیت سے احمدیت کے درخت میں ایسے ایسے شیریں پھل پیدا ہوئے ہیں جن کی حلاوت کی تعریف دشمن بھی کئے بغیر نہ رہ سکے۔ اِن حوالہ جات سے عیاں ہے کہ حضرت شاہ صاحب مرحوم اپنے اخلاق حمیدہ کے باعث شدید مخالفوں کے دلوں میں بھی اِس حد تک گھر کر گئے تھے کہ ایک ربع صدی گذرنے کے باوجود اُن کی حسین یاد آج بھی دِلوں میں تازہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ احمدی احباب جو سرکاری ملازمت میں ہیں انہیں حضرت شاہ صاحب مرحوم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق ملے۔ تاکہ وہ احمدیت کیلئے سرمایۂ افتخار ثابت ہوں۔

احبابِ جماعت کا عملی نمونہ اس قدر شاندار ہونا چاہیئے۔ تاکہ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ یہ لوگ ہیں جو الٰہی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

درخواستہائے دُعا

(۱) میرے بہنوئی چوہدری بشیر احمد صاحب $\frac{14}{P}$ وحدت کالونی لاہور تقریباً ایک ماہ سے بوجہ پیٹ درد شدید بیمار ہیں جس کی وجہ سے وہ شدید گھبراہٹ اور بے چینی میں ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد۔ مربی سلسلہ احمدیہ تھر پارکر سندھ)

(۲) میرا بچہ عمر ۸ سال کو نچلے حصہ پر فالج ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزم کو صحتِ کامل عطا کرے۔ آمین

(شیخ عبدالرحمٰن قائد مجلس کنزی)

(۳) خاکسار کے بھانجے عزیزم شیخ عبدالحیٔ صاحب ابن شیخ اللہ جوایا صاحب مرحوم کا چند دن ہوئے اپنڈکس کا اپریشن ڈسٹرکٹ ہسپتال لائلپور میں ہوا ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ محمد یوسف گول منشی محلہ لائلپور)

(۴) خاکسار کی تائی صاحبہ اہلیہ صاحبہ ملک افتخار احمد صاحب کلانوری کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(خان دلدار احمد نیرؔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

مورخہ ۱۲/۱/۱۹ کو مکرم خواجہ محمد امین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب چوہان ربوہ کا نکاح ہمراہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب بچی کوٹلی ضلع سیالکوٹ بعوض تین ہزار روپے حق مہر پڑھا اس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور بارات اسی شام بچی کوٹلی سے ربوہ پہنچی۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(خواجہ عبدالرحمن گولبازار۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے تایا جان مکرم صوبیدار میجر عبدالقادر صاحب چک نمبر ۳۵ ج ب صدر جماعت قادر آباد گوجرہ بعارضہ درد کمر سخت بیمار ہیں اور درد گردہ میں مبتلا ہیں احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (اقبال سعید بی اے۔ بی ایڈ۔ ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ)

۲۔ میرے نانا مکرم غلام عثمان صاحب بیمار ہیں۔ احباب کرام سے ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبشر احمد ڈیرہ غازی خان)

۳۔ میرے والد صاحب جوڑوں کے درد سے بیمار رہتے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ مولا کریم صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(مسعود احمد طاہر۔ کوٹ مومن تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

اپنے خاندان کو
پوسٹل لائف انشورنس
کی حفاظت میں رکھیے
بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ

پوسٹل لائف انشورنس پریمیم کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی سہولت دیتی ہے اور اپنا تمام منافع بیمہ داروں میں تقسیم کر دیتی ہے اس کی شرح پریمیم سب سے کم اور شرح منافع سب سے زیادہ ہے۔

بونس کی شرح
تاحیات پالیسی ۴۴ روپے فی ہزار
میعادی پالیسی ۳۳ روپے فی ہزار

پوسٹل لائف انشورنس

جاری کردہ: مرکزی ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد
ADGROUP/CNDS

وقف عارضی میں شامل ہونے والی خواتین

۵

۱۱۶۱ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب پنڈی بھٹیاں
۱۱۶۲ " بشیراں بیگم صاحبہ بنت مکرم سرور خان صاحب احمدی پیر کوٹ
۱۱۶۳ " انور سلطان صاحبہ بنت مکرم علم دین صاحب چک ۹۳ / R-6
۱۱۶۴ " مجیداں بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب صاحب "
۱۱۶۵ " رفعت ڈار صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار کوئٹہ
۱۱۶۶ " فاطمہ بی بی صاحبہ ۷۶/گ ب ضلع لائل پور
۱۱۶۷ " حنیفہ بیگم صاحبہ بنت علم دین صاحب چک ۹۳/ 6R ضلع بہاول نگر
۱۱۶۸ " شمیم مکنون صاحبہ بنت علم دین صاحب "
۱۱۶۹ " رابعہ بی بی صاحبہ والدہ رشیق احمد صاحب دکاندار سبیال ضلع سیالکوٹ
۱۱۷۰ " مبارکہ بیگم صاحبہ بنت "
۱۱۷۱ " ممتاز بیگم صاحبہ زوجہ نبی احمد صاحب میانوالی
۱۱۷۲ " رشیقہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم منظور احمد صاحب میانوالی
۱۱۷۳ " سلمیٰ رشیدہ صاحبہ سرفند مسجد احمدیہ بلاک ۳ ڈیرہ غازی خان
۱۱۷۴ " مریم صدیقہ صاحبہ زوجہ محمد خان صاحب حویلی نوکہ ضلع سرگودھا
۱۱۷۵ " صاحبہ بنت محمد یار "
۱۱۷۶ " حمیدہ بیگم صاحبہ بنت عبدالحمید صاحب کوہ نور نگر لائل پور شہر
۱۱۷۷ " رحمت بی بی صاحبہ چک ۵۵/ R.B برج ضلع لائل پور
۱۱۷۸ " مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسحٰق صاحب "
۱۱۷۹ " ممتاز بیگم صاحبہ بمقام دھور چھپر ضلع گوجرانوالہ
۱۱۸۰ " فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا منور بیگ صاحب چک ۳۹ سرگودھا
۱۱۸۱ " غلام مریم صاحبہ زوجہ ماسٹر ملک قادر محمد صاحب حویلی مجوکہ سرگودھا
۱۱۸۲ " لطیفہ بیگم صاحبہ بنت علم دین صاحب ۹۳ ر بہاول نگر
۱۱۸۳ " خورشید بیگم صاحبہ بنت ملک ممتاز احمد صاحب بچکہ بھیرہ ضلع سرگودھا
۱۱۸۴ " حنیفاں بی بی صاحبہ زوجہ ولی محمد صاحب "
۱۱۸۵ " فضل بیگم صاحبہ لیڈر مرچنٹ کھاریاں
۱۱۸۶ " نذیر بیگم صاحبہ لیڈر مرچنٹ کھاریاں
۱۱۸۷ " طاہرہ مشتاق صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد انور صاحب چمبہ گوٹھ غلام محمد خیرپور سندھ
۱۱۸۸ " بشیراں بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد اقبال صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۱۱۸۹ " حفیظہ بیگم صاحبہ بنت اللہ دتہ صاحب "
۱۱۹۰ " فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ شریف احمد صاحب سلہوکی ضلع گوجرانوالہ
۱۱۹۱ " امۃ السلام صاحبہ بنت شریف احمد صاحب " "
۱۱۹۲ " امۃ الکریم صاحبہ بنت چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹ شہر
۱۱۹۳ " مس صادقہ طور صاحبہ لیڈی ہیلتھ [illegible] لائل پور
۱۱۹۴ " سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ مختار خان صاحب ۶۰ کھیم سنگھ والا لائل پور
۱۱۹۵ " امینہ قمر صاحبہ بنت فضل جان "
۱۱۹۶ " امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب چک ۸۴/گ ب ضلع لائل پور
۱۱۹۷ " بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ عبدالمالک صاحب کیمبل پور شہر
۱۱۹۸ " سردار بیگم صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب چک ۱۰۹/گ ب [illegible] لائل پور
۱۱۹۹ " عظمت رشید صاحبہ زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب احمدی عزیز پور ڈگری
۱۲۰۰ " مقصودہ بیگم صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب عزیز پور ڈگری۔

دعائے مغفرت

میری والدہ صاحبہ ۲۳ دسمبر ۷۱ء کو بعمر ۳۵ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والدہ ماجدہ موصیہ اور صدر مجلس لجنہ اماء اللہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں باقاعدگی سے نماز تہجد ادا کرتی تھیں بڑی ہی غریب پرور تھیں اور ہمسایوں کا خیال رکھتی تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین (بشیر احمد بی اے بی ایڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو نیکیاں عادتاً پیدا ہو جاتی ہیں وہ بھی قوم کو بہت فائدہ پہنچاتی ہیں

اگر قوم غافل بھی ہو جائے تو بھی اس کا ایک نہ ایک حصہ ان نیکیوں سے فائدہ اٹھاتا رہتا ہے

(رقم فرمودہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ)

"جب کوئی قوم بیدار ہو اور اس وقت وہ اپنے اندر اچھی عادتیں پیدا کرلے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب وہ قوم سو جاتی ہے تو اس کی عادت اس کے ساتھ رہتی ہے اور اس طرح وہ نیکی ضائع نہیں جاتی بلکہ محفوظ رہتی ہے چاہے وہ خود اس سے فائدہ نہ اٹھائے بلکہ کوئی اور اس سے فائدہ اٹھائے۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں تین قسم کے انسان ہوتے ہیں۔ ایک کی مثال تو اس کھیت کی سی ہوتی ہے جس میں پانی آتا ہے اور وہ اسے اپنے اندر جذب کر لیتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس میں سے خوب کھیتی نکلتی ہے اور ایک کی مثال اس زمین کی سی ہوتی ہے جس میں پانی آکر جمع تو ہو جاتا ہے مگر کھیتی نہیں اُگتی دوسرے لوگ اس پانی سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور ایک کی مثال اس کنکریلی زمین کی سی ہوتی ہے جہاں پانی آتا ہے تو نہ اس زمین میں جذب ہوتا ہے اور نہ اس میں محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح انسان بھی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ ہوتے ہیں جو الٰہی نور اپنے اندر جذب کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے ہیں، اور ایک ایسے ہوتے ہیں جو خود تو فائدہ نہیں اٹھاتے مگر جس طرح بعض زمینوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اسی طرح عادت کے طور پر بعض نیک کام اُن میں پائے جاتے ہیں اور اس کا گو انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچے مگر کم از کم یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ وہ نیکی محفوظ رہتی ہے۔ مثلاً اگر باپ التزام کے ساتھ سوچ سمجھ کر نماز پڑھنے کا عادی ہے اور اس کا بیٹا نماز کا تارک ہے تو پوتا بہرحال نماز کا تارک ہوگا کیونکہ اس نے اپنے باپ کو نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا ہوگا لیکن اگر بیٹا نماز تو پڑھتا ہے مگر عادتاً پڑھتا ہے دلی ذوق وشوق کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا تو گو وہ اس فائدہ سے محروم رہے جو حقیقی نماز پڑھنے والوں کو حاصل ہوتا ہے مگر نماز اس کے بیٹوں تک ضرور پہنچ جائے گی اور ممکن ہوگا کہ وہ اگلی نسل نماز سے حقیقی فائدہ حاصل کرلے تو عادتاً جو نیکیاں پیدا ہو جائیں۔ وہ بھی قوم کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔"

(مشعل راہ ص ۱۴۱-۱۵)

درخواستِ دعا۔ خاکسار کی والدہ محترمہ نیز خاکسار کی اہلیہ ان دنوں بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہر دو کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (شیخ نور الحق۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

۱۔ میرے برادر نسبتی لفٹننٹ محمود اختر صاحب زبیری ابن محترم احتیاج علی صاحب زبیری آف راولپنڈی ۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو چھمب میں شہید ہو گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

۳۰ دسمبر کو ان کا جنازہ راولپنڈی آیا احباب جماعت نے شہید کی نماز جنازہ ادا کی اور ہنڈی ملٹری قبرستان میں تدفین عمل میں آئی والدین کے لئے شدید صدمہ ہے خداوند کریم ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرزا عبدالسمیع سٹیشن ماسٹر ربوہ)

(۲)

میرے عزیز عبدالسلام صاحب جو میرے حقیقی بھتیجا اور داماد تھے شہید ہو گئے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس سانحہ پر تعزیت اور ہمدردی کے لئے بہت سے دوستوں کے خطوط آئے ہیں۔ جن کا میں فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا۔ میں سب دوستوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

(عبدالحق خادم مرایچھڑ کا ضلع میرپور آزاد کشمیر)

شاہ ایران کا الوداعی پیغام

دونوں ملکوں میں اخوت کے رشتے زیادہ مضبوط ہو جائیں گے

راولپنڈی ۹ جنوری۔ شاہ ایران پاکستان کا ایک روزہ دورہ کرنے کے بعد واپس ایران پہنچ چکے ہیں۔ آپ نے اپنے الوداعی پیغام میں ایک بار پھر اس خواہش کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ایران کے درمیان اخوت کے رشتے زیادہ سے زیادہ مستحکم ہو جائیں گے۔ آپ نے اپنے پیغام میں یہ دعا کی ہے کہ پاکستان صدر بھٹو کی رہنمائی میں کامیابی اور ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔

آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ میرا دورہ پاکستان باہمی دوستی اور مفاہمت کا مظہر ہے جس میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہوتا چلا جائے گا

بھارتی فوجیں ابھی مشرقی پاکستان سے نہیں جائیں گی

ڈھاکہ ۹ جنوری۔ مشرقی پاکستان پر قابض بھارتی فوج کے کمانڈر لفٹننٹ جنرل مرٹ اروڑہ نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں یہ کہنا مشکل ہے کہ بھارتی فوجیں کب مشرقی پاکستان سے واپس جائیں۔

پاکستان کی مرکزی کابینہ کا اجلاس

راولپنڈی ۹ جنوری۔ آج تیسرے پہر پاکستان کی مرکزی کابینہ کا اجلاس صدر بھٹو کی صدارت میں ہوا۔ اور تین گھنٹے تک جاری رہا۔ اجلاس میں مرکزی وزراء کے علاوہ صدر کے مشیروں نے بھی شرکت کی۔ کابینہ نے ملک کو درپیش اہم مسائل پر غور کیا۔

شیخ مجیب دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۰ جنوری۔ شیخ مجیب الرحمن جو رہا ہو کر پاکستان سے ۸ جنوری کو پی آئی اے کے طیارے میں لندن پہنچے تھے کل رات برطانیہ کے ہوائی جہاز میں وہاں سے روانہ ہو کر آج صبح نئی دہلی پہنچ گئے جہاں بھارتی صدر اور وزیراعظم نے ان کا استقبال کیا مختصر قیام کے بعد وہ ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔

مسلمانوں کی کامیابی کی واحد راہ یہی ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور متحد ہو کر حالات کا مقابلہ کریں (تنکو عبدالرحمن)

۹ جنوری۔ اسلامک سیکرٹریٹ کے سیکرٹری تنکو عبدالرحمن نے ایک بیان میں کہا کہ مشرق وسطیٰ میں اور پاکستان میں مسلمانوں کو جس ناکامی کا سامنا ہوا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اسلامی تعلیمات کی جو خلاف ورزی کر رہے ہیں اس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ انہیں سبق دینا چاہتا ہے۔ آپ نے کہا ایک عرصہ سے حالات مسلمانوں کے لئے ناموافق ہیں انہیں دیکھ کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔

انہیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیئے اور یہ محسوس کرنا چاہیئے کہ اب متحد ہو کر حالات کا مقابلہ کرنے کا وقت آگیا ہے۔ اگر مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو جائے تو اب بھی ناکامی کامیابی میں بدل سکتی ہے اور وہ دنیا کی ایک عظیم طاقت کی حیثیت سے ابھر سکتے ہیں۔

کوٹھی برائے فروخت

ایک کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر غربی ربوہ جو کہ چار کنال زمین پر واقع ہے اور پندرہ کمروں اور دیگر تمام لوازمات پر مشتمل ہے اور دو حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے برائے فروخت حاضر ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں۔

غلام احمد خان
دارالفضل فیکٹری ایریا۔ ربوہ

نمایاں کامیابی

عزیزم مکرم لفٹننٹ سید مبارک احمد صاحب آف چنیوٹ نے ایم بی بی ایس کا امتحان گذشتہ دنوں نشتر میڈیکل کالج ملتان سے پاس کیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ عزیز کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے (محمد بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)